نجاشی کا دربار

www.KitaboSunnat.com

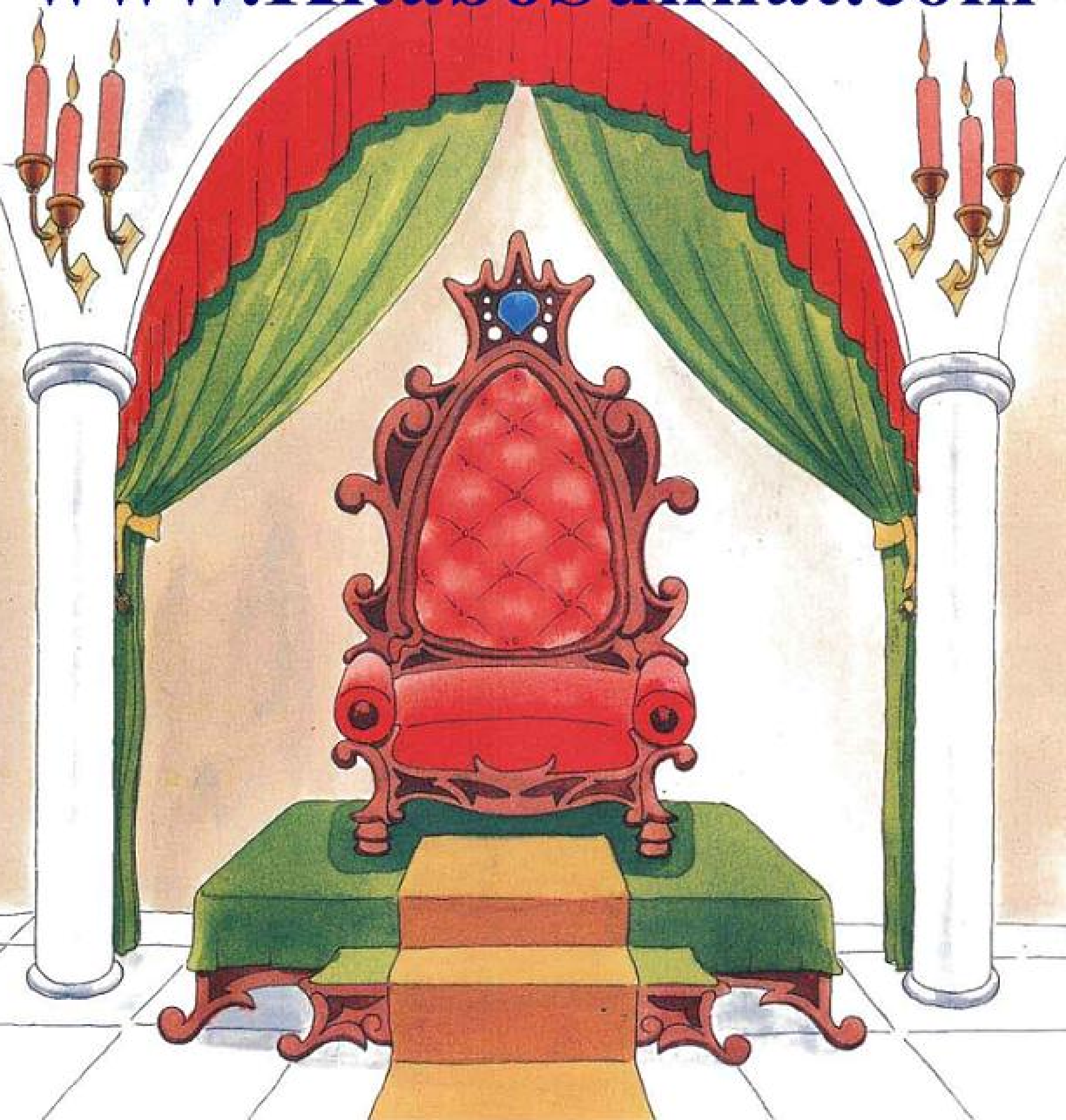

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نجاشی کا دربار

شاہدہ بخاری

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
پوسٹ بکس نمبر ۱۴۸۵ فون نمبر ۴ — ۸۵۸۶۴۰ فیکس نمبر ۲۶۱۴۸ / ۱۵ / ۹۲ اسلام آباد (پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق دعوۃ اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب	:	نجاشی کا دربار
نام مصنف	:	شاہدہ بخاری
نظر ثانی کمیٹی	:	پروفیسر محمد اسحاق جلالپوری، احمد حاطب صدیقی
ادارت	:	ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر۔ فرید بروہی
نگران طباعت	:	حیران خٹک
پبلشر	:	دعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد
پرنٹر	:	ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد
اشاعت اوّل	:	۱۹۹۷ء
اشاعت دوم	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	پانچ ہزار
قیمت	:	۲۱ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجاشی کا دربار

افریقہ میں ایک ملک حبشہ ہے جسے آج کل ایتھوپیا کہتے ہیں۔ کئی سو سال پہلے وہاں ایک عیسائی بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس کا نام "نجاشی" تھا یہ بادشاہ بہت مہربان اور رحم دل تھا۔ اس وجہ سے اس کا نام دور دور تک مشہور تھا۔

انہی دنوں ہمارے پیارے نبیؐ لوگوں کو اللہ کا پیغام سنا رہے تھے اور کچھ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن مکہ کے کافر مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کی ایسی ایسی سزائیں دیا کرتے تھے، جنہیں سن کر بھی انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔ جب یہ سزائیں حد سے بڑھ گئیں اور انہیں برداشت کرنا مشکل ہو گیا تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے مسلمانوں سے کہا کہ وہ افریقہ کے ملک حبشہ چلے جائیں۔

آپؐ کے حکم کے مطابق ایک سو مرد اور عورتوں کا قافلہ حبشہ پہنچ گیا۔ جب مکہ کے کافروں کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے بادشاہ اور اس کے ملازموں کے لئے بہت سے قیمتی تحفے دے کر اپنی ایک جماعت کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان کافروں نے وہ قیمتی تحفے بادشاہ کے ملازموں میں بانٹ دیئے اور پھر بادشاہ کے پاس جا کر اس سے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ نے جن لوگوں کو پناہ دے رکھی ہے وہ بے دین ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ کر ایک نیا مذہب اختیار کر لیا ہے۔ ہماری قوم نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ ان لوگوں کو ہمارے حوالے کر دیں۔"

بادشاہ کے ملازم تو پہلے ہی تحفے لے چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے بھی کافروں کا ساتھ دیا۔ لیکن بادشاہ نے کہا کہ وہ لوگ تو میرے مہمان ہیں۔ میں ان سے کچھ پوچھے بغیر انہیں تمہارے حوالے نہیں کر سکتا۔ پہلے ان سے بھی تو معلوم کر لوں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟

دوسرے روز بادشاہ نے مسلمانوں کو اپنے دربار میں بلوایا۔ ان میں نبی کریمؐ کے چچا زاد بھائی حضرت جعفرؓ بھی شامل تھے۔ انہوں نے دروازے پر پہنچ کر بلند آواز سے کہا:

"اللہ کی فرماں بردار جماعت آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتی ہے۔"

بادشاہ نے جواب میں کہا: "ہاں! آپ اور آپ کی جماعت اللہ کی حفاظت اور امان میں اندر آ جائے۔" جواب سے مکہ کے کافروں کو بہت مایوسی ہوئی اور وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ مسلمانوں نے اندر جا کر نجاشی کو سجدہ کرنے کی بجائے صرف سلام کیا تو کافروں کو ایک اور موقع مل گیا۔ انہوں نے بادشاہ کو غصہ دلانے کے لئے کہا۔ آپ نے دیکھا؟ یہ لوگ کتنے مغرور ہیں۔ آپ کو سجدہ بھی نہیں کرتے۔"

جب نجاشی نے ان سے پوچھا: "تم نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا؟" تو حضرت جعفرؓ نے جواب میں کہا:

"ہم تو بس اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اور آپ کو اس ملک کا بادشاہ بنایا ہے۔" پھر حضرت جعفرؓ نے نجاشی سے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ان سے پوچھئے کہ یہ اس طرح کیوں ہمارے پیچھے آئے ہیں۔ کیا ہم غلام ہیں جو اپنے ملک سے بھاگ آئے ہیں؟ کیا ہم نے کوئی قتل کیا ہے جس کا ہم سے بدلہ لینا ہے؟ کیا ہم ان کا مال لے کر بھاگ آئے ہیں؟ آخر ہمارا جرم کیا ہے؟"

جب نجاشی نے کافروں سے مسلمانوں کی ان باتوں کا جواب مانگا تو انہوں نے کہا:

"یہ آزاد اور شریف لوگ ہیں۔ نہ تو انہوں نے کوئی قتل کیا ہے اور نہ ہی ان کے ذمے ہمارا کوئی قرض ہے۔"

پھر نجاشی نے ان مسلمانوں سے پوچھا:

"تم نہ اپنے باپ دادا کے دین پر ہو نہ یہودی ہو اور نہ عیسائی تو پھر بتاؤ کہ تمہارا دین کیا ہے؟" جواب میں حضرت جعفرؓ بولے:

"اے بادشاہ! پہلے ہم بتوں کو پوجتے تھے۔ جوا کھیلتے تھے مردار کھاتے تھے۔ اپنی بیٹیوں کو زمین میں زندہ دبا دیا کرتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی برائیاں کیا کرتے تھے اب اللہ نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے پاس ایک نبیؐ بھیجا جو ہماری ہی قوم سے ہے۔ اسی نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمارے باپ دادا جس راستہ پر چلتے رہے ہیں وہ غلط ہے۔ عبادت کے لائق صرف وہی خدا ہے جس نے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اس نے ہمیں ہر برے کام سے منع کیا ہے۔ ہم کو اس کی باتوں پر یقین ہو گیا کہ وہ سچ کہتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔ اسی لئے اب ہم صرف خدا کی عبادت کرتے ہیں اور کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ جن کاموں کو اس نے اچھا بتایا وہی کرتے ہیں۔ بس اس بات پر ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی ہے۔ ہمارا کھانا پینا بند کر دیا ہے۔ ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں تاکہ ہم پھر ان کے دین کی طرف واپس آ جائیں اور پہلے جیسی برائیاں شروع کر دیں۔ اے انصاف کرنے والے بادشاہ! ہم ان کے ظلم سے تنگ آ کر آپ کے ملک میں چلے آئے ہیں۔"

جب کافروں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی باتوں کا بادشاہ پر بہت اچھا اثر ہوا ہے تو انہوں نے کہا:

"یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کے بارے میں عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔"

نجاشی نے حضرت جعفرؓ سے پوچھا:

"آپ حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟"

انہوں نے سورہ مریم کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ آیات سن کر نجاشی نے کہا:

"حضرت عیسیٰ کا حقیقی رتبہ یہی ہے جو خدا نے اس کتاب میں بتایا ہے۔ خدا کی قسم یہ وہی نبیؐ ہے جس کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ نے کہا ہے کہ جو اس آخری نبی پر ایمان لایا وہ مجھ پر ایمان لایا۔ اور جس نے اس کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا۔"

اس کے بعد نجاشی نے حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں سے کہا کہ تم میرے ملک میں آزاد ہو۔ جہاں چاہو آزادی سے رہو۔ جس کسی نے بھی تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی اسے سخت سزا دی جائے گی۔ پھر وہ مکہ کے کافروں سے کہنے لگا:

"تم اپنے تحفے واپس لے جاؤ۔ یہ رشوت ہے۔ میں اسے قبول نہیں کر سکتا۔ فوراً میرے ملک سے نکل جاؤ۔ میں ایسے برے اور ظالم لوگوں کو اپنے ملک میں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔"

☆———☆———☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی سخی خاتون

اس انسان کو سخی کہتے ہیں جو اپنے مال و دولت سے اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتا ہے۔ وہ کسی کو بتائے بغیر غریبوں اور یتیموں کی ہر طرح مدد کرتا ہے۔ انہیں کھانا کھلاتا ہے۔ کپڑے پہناتا ہے۔ ان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ کوئی سوال کرنے والا اس کے گھر سے کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا۔ اللہ نے فرمایا ہے:

"میرے دیئے ہوئے مال میں سے ہمیشہ خرچ کرتے رہا کرو۔" جو اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ نہیں کرتا اسے "کنجوس" کہتے ہیں۔ کنجوسی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے کیونکہ اللہ اس دنیا میں صرف اپنے بندوں ہی کو نہیں بلکہ ہر جاندار کو روزی دیتا ہے۔ وہ پتھر میں ایک کیڑے کے لئے بھی غذا کا بندوبست کرتا ہے۔ اس لئے وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے بھی ایک دوسرے کی مدد کریں اور ان کی ضروتیں پوری کرتے رہا کریں۔

یوں تو اس دنیا میں بہت سے سخی لوگ ہوں گے مگر دنیا کی سب سے زیادہ "سخی خاتون" ہمارے پیارے نبیؐ کی بیوی حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں۔ ان کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ روزہ رکھ کر افطار کے وقت بھی خود بھوکی رہیں' اوروں کو کھانا کھلایا۔ ان کے گھر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کوئی سوال کرنے والا خالی ہاتھ واپس نہیں گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ دن کے وقت مال و دولت میں سے جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا تھا اسے رات ہونے سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں بانٹ دیا کرتی تھیں۔ سخاوت کی ایسی مثال ہمیں اور کہاں ملے گی؟

ایک دفعہ ایک صحابیؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس مدد کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا کہ اگر اس وقت میرے پاس دس ہزار درہم بھی ہوتے تو میں سارے آپ کو دے دیتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی اور اسی روز ان کے پاس یہ رقم آ گئی۔ انہوں نے فوراً ان صحابیؓ کو بلایا اور کہا:

"اللہ نے آپ کی ضرورت پوری کر دی ہے۔" اس کے ساتھ ہی دس ہزار درہم ان کے حوالے کر دیئے۔

فقیر آیا اور اس نے سوال کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فوراً وہ روٹی اٹھا کر اسے دیدی۔ یہ بھی نہ سوچا کہ آج ان کا روزہ ہے اور ان کے پاس اس کے سوا اور کچھ نہیں۔

حضرت عائشہؓ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ جو کچھ ملا اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ نہ کبھی اپنے لباس کے لئے سوچا اور نہ کھانے پینے کی پروا کی۔ ایک دفعہ ان کے پاس ستر ہزار درہم تھے جو سب کے سب انہوں نے خیرات کر دیے۔ اس روز ان کی اپنی حالت یہ تھی کہ جو کرتا انہوں نے پہنا ہوا تھا اس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔

یہ ہے دنیا کی سب سے زیادہ سخی خاتون کا حال! آخر وہ کیوں اتنی سخی نہ ہوتیں۔ وہ تھیں بھی تو ایسے باپ کی بیٹی جو مردوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور یہ شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے جنہوں نے ایک بار رسول پاکؐ کے کہنے کے مطابق ایک جنگ کے لئے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ کی راہ میں دے دیا تھا۔ #

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل و انصاف

ملک ہسپانیہ میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ دونوں بہت ہی نیک اور بہادر تھے۔ ایک کا نام الحکم اور دوسرے کا نام عبداللہ تھا۔ جب بادشاہ نے اپنے بڑے بیٹے الحکم کو ولی عہد بنایا تو چھوٹے بیٹے عبداللہ کے ایک دوست نے اسے بہکایا:

"تمہارے ساتھ انصاف نہیں ہوا تمہارا حق چھین کر تمہارے بھائی کو دے دیا گیا ہے۔ تم بغاوت کر دو۔" کسی طرح بادشاہ کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ اس کا بیٹا اپنے دوست کے ساتھ مل کر اسے قتل کرنا چاہتا ہے چنانچہ اس نے ایک بہادر سردار کی نگرانی میں دونوں کی گرفتاری کے لئے فوج روانہ کر دی جلد ہی دونوں کو گرفتار کر کے بادشاہ کی خدمت میں حاضر کر دیا گیا۔ بادشاہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے پوچھا:

"کیا تمہیں بادشاہ بننے کی خواہش ہے؟" اس نے کوئی جواب نہ دیا مگر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ بادشاہ نے ان دونوں کو الگ الگ کمروں میں بند کر دیا۔ شہزادے اور اس کے دوست عبدالدار کو علم تھا کہ ان دونوں کو پھانسی کی سزا ملے گی۔ بادشاہ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ چنانچہ شہزادے کے دوست نے تو اسی رات خودکشی کر لی۔ مگر شہزادہ رحم کی امید میں زندہ رہا۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے ہی دن اس کا جرم ثابت ہو گیا اور اسے موت کا حکم سنا دیا گیا۔

الحکم کو اپنے بھائی عبداللہ سے بہت محبت تھی۔ وہ اس کی موت کے خیال سے تڑپ اٹھا۔ بھاگا بھاگا باپ کے پاس گیا اور بھائی کو معاف کر دینے کی درخواست کی مگر بادشاہ کسی صورت نہ مانا اور بیٹے سے کہا:

"بے شک! عبداللہ تمہارا بھائی اور میرا بیٹا ہے۔ وہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ میں خود بھی اس کی موت سے بہت پریشان ہوں۔ لیکن میں بادشاہ ہوں اس لئے میں اپنا فرض ادا کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے سامنے ایک طرف تو بیٹا ہے اور دوسری طرف رعایا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ عبداللہ اپنی گرفتاری کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میری موت کے بعد تم دونوں میں جنگ شروع ہو جائے گی۔ جس میں بے گناہ رعایا تباہ و برباد ہو جائے گی۔ عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو جائیں گے۔ فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ لوگ بھوکے مر جائیں گے۔ اگر اس وقت عبداللہ کو رہا کر دیا گیا تو یہ بات آئندہ ملک اور قوم کے لئے بربادی کا سبب بنے گی۔ اس لئے میں ملک اور قوم کی سلامتی کی خاطر اس بنیادی بات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتا ہوں۔

یہ کہہ کر بادشاہ کچھ دیر تک خاموش رہا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس نے پھر اپنے بیٹے سے کہا:

"قانون کسی کو معاف نہیں کرتا چاہے جرم کرنے والا فقیر ہو یا بادشاہ! غریب کا بیٹا ہو یا شہزادہ! اس میں شک نہیں کہ میں عبداللہ کو یاد کر کے زندگی بھر آنسو بہاتا رہوں گا۔ میں اسے کبھی نہ بھلا سکوں گا۔ اس کے بچپن کی پیاری پیاری باتیں یاد آ کر مجھے ہمیشہ تڑپایا کریں گی۔ لیکن میں کیا کروں! ایک طرف بیٹے کا غم اور دوسری طرف رعایا کی بہتری کا خیال! میں انصاف کے ہاتھوں مجبور ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پیارے بیٹے عبداللہ کو سزائے موت دوں۔"

چنانچہ اسی رات شہزادہ عبداللہ کو موت کی سزا دے دی گئی۔

کہتے ہیں اس کے بعد بادشاہ کو نہ تو کسی نے کبھی ہنستے دیکھا اور نہ ہی وہ کسی خوشی میں شریک ہوا۔ صرف یہی نہیں بلکہ حکومت کے سارے کام چھوڑ دیئے اور ایک کمرے میں بالکل اکیلا رہنے لگا۔ آخر کار اسی حالت میں فوت ہوا۔ اس کے بیٹے کے غم نے اس کی جان تو لے لی لیکن اس کا عدل و انصاف آج بھی زندہ ہے۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایثار

ویسے تو یہ کہانی بہت پرانی ہے لیکن اتنی دلچسپ ہے کہ اسے جتنی بار بھی پڑھا جائے ایک نئی کہانی معلوم ہوتی ہے یہ کچھ اس طرح شروع ہوتی ہے۔

آج سے کئی سو سال پہلے جب عرب کے سارے لوگ بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے تھے' انہی دنوں قریش کے ایک خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوا اس کے ماں باپ نے اس کا نام عبدالکعبہ رکھا جس کا مطلب ہے کعبہ کا بندہ' اس بچے کو شروع ہی سے ہر بات پر غور کرنے اور سوچنے کی عادت تھی۔ جب وہ اپنے ماں باپ کو بتوں کی پوجا کرتے ہوئے دیکھتا تو سوچتا:

"یہ سب لوگ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ یہ بتوں کو سجدہ کرتے ہیں ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے اور روتے ہیں' دعائیں مانگتے ہیں مگر یہ بت ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتے۔ وہ جواب دے ہی نہیں سکتے۔ یہ تو بے جان پتھر ہیں جنہیں ان لوگوں نے خود اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔" پھر اسے خیال آتا "اس انسان کو کس نے بنایا ہے جو چلتا پھرتا' دوڑتا بھاگتا' ہنستا کھیلتا' کھاتا پیتا' سوتا جاگتا اور باتیں کرتا ہے؟ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک دوسرے کو چاہتا ہے اور پیار کرتا ہے' اتنے پیارے انسان کو بنانے والا ضرور کوئی ہے۔ مگر وہ کون ہے؟ یہ میں نہیں جانتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی سوچ کر وہ پریشان رہتا تھا۔ آخر کار ایک دن اس کی ساری پریشانیاں دور ہو گئیں۔ رسول پاکؐ سے دوستی کے بعد اس نے یہ ساری باتیں آپؐ سے کہہ دیں۔ آپؐ نے اسے بتایا:

"اس ساری کائنات اور انسان کو پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ وہی ساری دنیا کا مالک ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہی ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔"

بچو! جانتے ہو یہ بچہ کون تھا؟ یہ تھے ہمارے پیارے نبیؐ کے بہت پیارے دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ ان کی سچائی کو دیکھ کر رسول پاکؐ نے ان کا نام "صدیق" رکھ دیا۔ اس کا مطلب ہے سچ بولنے والا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کو اس دین سے اتنی محبت تھی کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی اس کی خدمت میں گزار دی۔ خود بہت سادہ زندگی گزاری، سادہ لباس پہنا، سادہ کھانا کھایا مگر اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگ کے موقعے پر رسول پاکؐ نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مالی مدد کریں تاکہ ہمارا لشکر جنگ کے لئے روانہ ہو سکے۔ تمام مسلمانوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے گھر کے سامان کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ اپنے گھر میں رکھا اور دوسرا حصہ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ دل ہی دل میں یہ سوچ کر بہت خوش تھے کہ "میں آج اسلام کی خدمت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ضرور آگے بڑھ جاؤں گا۔"

حضرت عثمان غنیؓ نے دو ہزار اشرفیاں، کئی سو گھوڑے اور اونٹ رسول پاکؐ کی خدمت میں حاضر کئے۔ لیکن پھر بھی ان میں سے کوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آگے نہ بڑھ سکا کیونکہ انہوں نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر حضورؐ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول پاکؐ نے ان سے پوچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ۱۹۸۷ء میں "شعبہ بچوں کا ادب" قائم کیا۔ اس شعبے کے تحت ایک طرف بچوں کے معروف ادیبوں' نوجوان قلمکاروں اور بچوں کے رسائل کے مدیران کے لئے سیمینارز' ورکشاپس اور تربیتی کیمپوں کا اہتمام کیا جاتا ہے تو دوسری طرف بچوں کے رسائل' بچوں کی کتب اور بچوں کے اخباری صفحات کے تحقیقی جائزوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

بچوں کے ادب کے شعبہ نے بچوں کے ادب میں مروجہ روایتی انداز کو ترک کرکے بچوں کی عمر اور تعلیمی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے پرائمری' مڈل اور ہائی سکول کے بچوں کے لئے تین گروپوں میں پچاس دلچسپ اور بامقصد کتب کا ایک سیٹ تیار کیا ہے۔ ہر نقش اول میں مزید ترقی و بہتری کی گنجائش رہتی ہے۔ ہماری یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی ہے' اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں بچوں' والدین اور اساتذہ کی آراء کا انتظار رہے گا تاکہ ان کتب کو مزید بہتر اور مفید بنایا جا سکے۔

ڈائریکٹر جنرل

دعوۃ اکیڈمی' اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کا ادب

بچوں کے اخلاق و کردار کو سنوارنے، اچھا مسلمان اور سچا پاکستانی ہونے کے احساس کو بیدار کرنے کے لئے دعوۃ اکیڈمی، کی دلچسپ اور بامقصد کتب کا مطالعہ کیجئے۔

- پیارے رسول کی پیاری باتیں
- محمد ﷺ
- قرآنی دنیا کی سیر
- رحمدلی کا انعام
- نجاشی کا دربار
- وہ ایک تتلی تھی
- دو مائیں
- جدا ہوئے تو مرے
- دیس ہمارا پاکستان
- ریچھ اور گلہری
- چاندی کا جوتا
- زندگی کے آداب
- نیت کا پھل
- پھول ہی پھول
- پکنک کا انجام
- نافرمان بیٹا
- غلطی کا نتیجہ
- میں ایک چڑیا ہوں
- بطخ کا بچہ
- انوکھا خزانہ

دعوۃ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

مطبع : ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ